Pakistan Islamicus

An International Journal of Islamic and Social Sciences

(Bi-Annual)

Trilingual: Urdu, Arabic, and English

pISSN: 2789-9365 eISSN: 2790-4911

https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Published by:

Muslim Intellectuals Research Center

Multan-Pakistan

website: www.mircpk.net

Copyright Muslim Intellectuals Research Center

All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

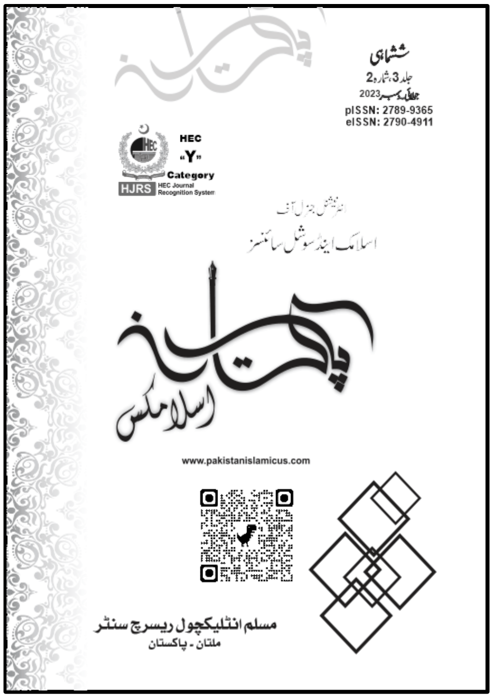

TOPIC

کرونا وائرس احتیاطی تدابیر: سامی ادیان کی روشنی میں

Coronavirus Precautions: In the Light of Semitic Religions

AUTHORS

Dr Afia Mehdi

Assistant Professor,

Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad, Pakistan.

amehdi@numl.edu.pk

Maaz Ghauri

MPhil Scholar,

Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad, Pakistan.

How to Cite

Mehdi, A., & Ghouri, M. 2023.

کرونا وائرس احتیاطی تدابیر: سامی ادیان کی روشنی میں

"Coronavirus Precautions: In the Light of Semitic Religions".

PAKISTAN ISLAMICUS (An International Journal of Islamic & Social Sciences) 3 (2): 15-30.

https://pakistanislamicus.com/index.php/home/article/view/60.

کرونا وائرس احتیاطی تدابیر: سامی ادیان کی روشنی میں

CORONAVIRUS PRECAUTIONS: IN THE LIGHT OF SEMITIC RELIGIONS

Dr Afia Mehdi
Assistant Professor,
Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad, Pakistan.
amehdi@numl.edu.pk

Maaz Ghauri
MPhil Scholar,
Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad, Pakistan.
maazghauri09@gmail.com

Abstract:

Throughout human history, outbreaks of infectious diseases have had deep and lasting effects on societies. Those events have powerfully shaped the economic, political, and social aspects of human civilization, with their impacts often lasting for centuries. Epidemic outbreaks also affect educational institutions as well as places of worship. Deadly pandemics have been occurring throughout history. Pandemics such as the Black Death (a plague outbreak during the 14th century), the Spanish flu of 1918 HIV, Sars, Ebola, Zika and the outbreak in the 21st century COVID-19 also caused millions of casualties all over the world. In the current study, 3the Religious teachings on infectious diseases are explained in the light of the Semitic religions have been explored. The study reveals that the Semitic religions have given overt instructions to their believers to stay aware of such epidemics and take into consideration preventive measures for the safety of public health. The study also recommends that religious scholars need to consider such important instructions and make them a part of their every day speeches and discussions that may guarantee protection to the public from such unforeseen and sudden contemporary medical issues.

Keywords: Pandemic, Precaution, Semitic, Religious, Protection.

تعارف موضوع

کسی جغرافیائی علاقے میں بیماری کا اچانک اور تیزی سے پھیلنا کہ جس سے اموات زیادہ ہو جائیں وبائی امراض کہلاتا ہے۔ تمام سامی ادیان میں وباؤں سے متعلق مذہبی تعلیمات موجود ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلامی التعلیمات کا بنیادی ماخذ کتاب و سنت

ہے۔ کتاب وسنت انسانی زندگی کے لیے نہ صرف ہدایت کا بنیادی ماخذ ہیں بلکہ انسان کے لیے نجات وشفاء کا باعث بھی ہیں۔ اس ہی طرح مسیحیت کے مذہب میں حضرت عیسیٰؑ کے مسیحا ہونے کی تعلیمات کی وجہ سے دنیاء بھر میں مسیحی مشنری نے ہسپتال قائم کیے نیز ہر چرچ کے ساتھ میڈیکل کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ چونکہ آج کل کرونا وبائی شکل اختیار کر چکا ہے لہذا تمام سامی ادیان اور کتب مقدسہ میں موجود احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا بھی انتہائی اہم ہے۔

سامی ادیان کی تعریف:

سامی مذاہب سے مراد وہ مذاہب ہیں جو سام بن نوح کی اولاد سے ہو ان کو الہامی مذہب بھی کہتے ہیں۔ الہامی مذہب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان تینوں مذاہب کی بنیاد الہام یا وحی الٰہی پر ہے اور ان مذاہب میں یہودیت، مسیحیت اور اسلام شامل ہے۔[1] اس کے علاوہ باقی سب مذاہب غیر سامی ادیان ہیں۔

غیر سامی ادیان کی تعریف:

غیر سامی ادیان سے مراد وہ مذاہب ہیں جو سام بن نوح کی اولاد سے نہ ہو۔

کروناوائرس کی تعریف:

2019ء کے آخر میں کروناوائرس کا آغاز چین سے ہوا۔ پھر وہاں سے یہ وباء یورپ، امریکہ حتیٰ کہ تقریباً پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اس بیماری سے متاثر افراد کی تعداد کروڑوں میں ہے اور لاکھوں افراد اس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ کرونا نے اقتصادی، سیاسی اور صحت وعلاج کے حوالے سے بہت بڑے بڑے چیلنجز پیدا کر دیے۔ ڈاکٹرز اور جدید اطباء کے مطابق "کروناوائرس" ایک قسم کا موذی وائرس ہے جو انسانوں میں عمومی طور پر سانس کی دشواری کا باعث بنتا ہے۔ جب یہ وائرس کسی شخص کے اندر داخل ہوتا ہے تو کم وبیش 14 دنوں میں اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ چار دن تک یہ منہ کے اندر رہتا ہے متاثرہ شخص کو نزلہ، زکام، فلو، خشک کھانسی لاحق ہوتی ہے۔ جب یہ بیماری انسانی پھیپھڑوں پر خطرناک حملہ کرتی ہے تو مریض سانس لینے میں دشواری اور دقت محسوس کرتا ہے اور پھیپھڑوں میں آکسیجن کی جگہ پانی بھر جاتا ہے، یہی صورت حال بالآخر موت کا سبب بن جاتی ہے۔

---

[1] دیدات، شیخ احمد، یہودیت، عیسائیت اور اسلام (عبداللہ اکیڈمی الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور، 2010) ص:41
Deedat, Sheikh Ahmad, Judaism, Christianity and Islam (Abdullah Academy Al Karim Market, Urdubazar Lahore, 2010) p.41

لفظ وائرس کا اصل مطلب لاطینی زبان میں "زہریلا" کے ہوتے ہیں۔ وائرس ایک چھوٹا سا متعدی ایجنٹ ہوتا ہے جو صرف کسی حیاتیات کے زندہ خلیوں کے اندر ہی نقل کرتا ہے۔[2]

علامات کرونا وائرس کی علامات:

عالمی ادارہ صحت کے مطابق انفیکشن کے لاحق ہونے سے لے کر علامات ظاہر ہونے تک کا عرصہ 14 دنوں پر محیط ہے۔ لیکن کچھ محققین کا کہنا ہے کہ یہ عرصہ 24 دن تک بھی ہو سکتا ہے۔ کچھ چینی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کچھ لوگ خود میں علامات ظاہر ہونے سے پہلے بھی انفیکشن پھیلانے کا سبب ہو ہیں۔ جبکہ دیگر علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

- بخار، کھانسی
- زکام،
- جسم میں درد
- جسم میں درد
- گلے میں خراش
- سر درد
- سانس لینے میں دشواری
- ناک کا بہنا
- سردی کا لگنا[3]

کرونا وائرس سے احتیاطی تدابیر سامی ادیان کی روشنی میں:

کرونا سے بچاؤ کے لیے سامی ادیان (یہودیت، مسیحیت اور اسلام) نے جو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

2- https://mimirbook.com/ur/ccac44ce3bf, 26 July, 2021

3 https:www.who.int/emergencies/covid-19/information, 20 December 2021

مسیحیت کی روشنی میں احتیاطی تدابیر:

کرونا سے بچاؤ کے لیے مسیحیت نے جو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

ڈیجیٹل چرچ کی خدمات:

کرونا کی وجہ سے پوری دنیا میں گرجا گھروں کو تمام تقریبات کے لئے بند کر دیا گیا۔ اور تقریبات نشر کرنے کے لیے Live Streaming, ٹی وی اور ریڈیو کا سہارا لیا گیا۔ 9 مارچ 2020 کو پوپ فرانس نے عوامی اجتماعات کو روکنے کے لیے گرجا گھروں سے روزانہ کی بنیاد پر براہ راست نشریات کا آغاز کیا۔[4]

27 مارچ کو پوپ فرانس نے پوری دنیا کی صحت کے لیے دعا کی اور دعائیہ کلمات کے آخر میں پورے روم میں چرچ کی گھنٹیاں اور سائرن بجایا گیا۔

خوراک اور طبی امداد:

کرونا میں گرجا گھروں نے اپنے کھانے پینے کی فیکٹریوں کو جاری رکھا، اور ضرورت مند گھرانوں کو گوشت اور ٹوائلٹ پیپر سے بھرے تھیلے فراہم کیے۔ اور بعض گرجا گھروں نے واشنگٹن کے ہسپتالوں کو 5 ہزار N95 ماسک فراہم کیے۔ کچھ پادریوں نے کرونا کے مریضوں کے لیے چوبیس گھنٹے کال سینٹر پر رہنے کا انتخاب کیا۔[5]

سماجی فاصلہ:

سماجی دوری کو برقرار رکھنے کے لیے اتوار کی عبادت کو آن لائن سٹریم پر منتقل کر دیا گیا۔ بزرگ شہریوں کے لیے یہ ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اتوار کے تہوار میں شرکت کرنے کی بجائے اپنے گھروں میں رہیں۔ کروناوائرس کے پھیلاؤ سے بچاؤ کے لئے بہت سارے چرچوں نے اپنے گرجا گھروں میں لوگوں کی یاد دہانی کے لیے دن میں پانچ بار گھنٹی بجائی کہ وہ خدا تعالی کی طرف راغب رہیں۔[6]

4- Pope francis morning mass broadcast live every day by Vatican news news,8 March,2020

5- National cathedral donates 5,000 respirator masks to DC hospital. The Christian post by Gryboski,micheal 26 March, 2020

6- Chicago catholic church Bells To Rings 5 Times A Day as call to pray during coronavirus outbreak. CBS.21 March, 2020

روزہ کی دعوت:

4اپریل 2020 کو چرچ کے صدر رایم نیلسن نے جمعہ کے دن تمام مذاہب کے لوگوں کو روزہ رکھنے کی ہدایت دی اور دعا کرنے کا کہا، تاکہ وبائی امراض پر قابو پایا جاسکے اور لوگوں کی زندگی معمول پر آجائے۔[7]

ویکسین کے بارے میں کیتھولک چرچ اور پوپ کو فرانس کی آراء:

21 اکتوبر کو کیتھولک چرچ نے کرونا کی ویکسین کو قبول کر لیا اور امریکہ بھر میں کیتھولک مذہبی رہنماؤں نے کرونا ویکسین کی حمایت کا اعلان کیا۔[8] جنوری 2020 کو پوپ فرانسس نے کرونا کی ویکسین کو اخلاقی ذمہ داری قرار دیا۔ لوگوں کی طرف سے کرونا ویکسین کے خلاف بے بنیاد الزامات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ کرونا ویکسین زندگیاں بچانے کے لیے موثر اقدام ہے۔[9]

یہودیت کی روشنی میں احتیاطی تدابیر:

کرونا سے بچاؤ کے لیے یہودیت نے جو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

سماجی دوری:

11 مارچ کو اسرائیل نے انفیکشن کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے سماجی دوری اور دیگر قوانین بنائے۔ اجتماعات کی تعداد پہلے سو افراد تک مقرر کی گئی پھر بعد میں تعداد کم کر کے اس کو دس افراد تک محدود کر دیا گیا۔[10] شرکاء کو ایک دوسرے کے درمیان چھ فٹ کا فاصلہ قائم رکھنے کا کہا گیا۔ 25 مارچ کو تمام افراد کو اپنے گھروں سے باہر نکلنے کے لئے اپنے ناک اور منہ ڈھانپنے کی ہدایت کر دی گئی۔ اور تمام شادیوں کو ملتوی کرنے کی سفارش کی گئی۔

7- president Nelsonasks latter-day saints to unite our faith once again in fast on good Friday, Church of jesuschrist.org.by swensen, Jason,10 April,2020

8- The catholic church's embrace of coronavirus vaccine is consistent with past practice. The Washington post 21,October 2021

9- Pope francis call anti-vaccine sentiment "baseless" in his annual state of the world speech.the Washington post 10, January 2021

10. Isreal limits gathering to 100 people as Corona virus climb to 97 The Jerusalem post by Eytan Halon, 11 March, 2020

معلوماتی مہم:

حکومت نے وبائی امراض سے متعلق معلومات اور ہدایت کے لیے ایک ویب سائٹ متعارف کرائی جو انگریزی، عربی، فارسی اور دیگر لغات پر مشتمل تھی۔[11]

طبی ردعمل:

دسمبر 2021 میں اسرائیلی وزارت صحت نے کرونا کے علاج کے لیے پی فائزر ویکسین کو لازم قرار دے دیا۔ 29 مارچ کو حکومت نے اعلان کیا کہ وہ کرونا سے صحتیاب ہونے والے افراد کا پلازما جمع کریں گے، تاکہ انفیکشن سے زیادہ متاثر افراد کا علاج کیا جا سکے۔[12]

سفری پابندیاں:

21 فروری تک اسرائیل نے دنیا کے تمام ممالک کے افراد پر اپنے ملک میں داخلے پر پابندی عائد کر دی۔ اور اپنے ملک میں پہنچے ہوئے غیر ملکی افراد کے لیے 14 روز کا آئسولیشن لازمی قرار دے دیا۔[13]

مذہبی اجتماعات پر پابندی:

15 فروری کو مغربی دیوار (جو کہ یہودیوں کے نزدیک مقدس ہے) پر ہزاروں یہودیوں نے وبا کے لیے دعا کی۔ تاہم 25 مارچ کو اسرائیل کے دوراہبوں نے تمام عبادت گاہوں کو بند کرنے اور نماز کی خدمات کو دس گروپوں میں تقسیم کر کے کھلی فضا میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا اور ہر شخص کے درمیان دو میٹر کا فاصلہ لازمی قرار دیا گیا۔ یروشلم میں تمام عبادت گاہوں کو بند کر دیا گیا اور نماز باہر ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔[14] چیف ربی گولڈ سٹین نے جنوبی افریقہ کی عبادت گاہوں کو بند کر دیا۔[15]

11- The Novel coronavirus Israel Ministary of health by Hilai Sivan, 3 July, 2020

12- Israel: MDA to collect plasma from recovered coronavirus doners to travel severly 124 news, 29 March, 2020

13- Israel declares 14 days quarantine for all the arrivals bbc.news.9 march 2020

14- Prominent Rabbi: Media trying to slur Haredim in coronavirus report, the times of Israel by Jeffy Nathan, 29 March, 2020

15- South Africa Shuis close to stop spread of coronavirus south Africa jewish report retrived 19 March, 2020

اسلام کی روشنی میں احتیاطی تدابیر:

کرونا سے بچاؤ کے لیے اسلام نے جو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

مریض سے متعلق احکامات:

موجودہ حالات میں اگر کوئی شخص وبائی مرض کا شکار ہو جاتا ہے تو احتیاطی تدبیر کا تقاضا ہے کہ دوسرے لوگوں کو اس بیماری سے بچانے کے لیے متاثرہ شخص کو علیحدہ جگہ پر رکھا جائے۔ ارشاد نبوی ہے:

"لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ"[16]

"بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے"۔

مریض سے فاصلے کو لازمی کر دیا گیا تاکہ ضعیف الاعتقاد شخص کے ذہن میں یہ وہم نہ آجائے کہ وہ مریض کے پاس گیا تھا تو وہ مرض اس کو لاحق ہو گیا۔

توبہ استغفار اور صدقہ اور مسنون دعائیں اور اذکار کا اہتمام کرنا:

اللہ تعالی سے کے علاج کے طور پر توبہ استغفار کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ صدقہ دینے، لوگوں کی فلاح کے کام کرنے اور غریب مزدوروں کی مدد کرنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ احادیث میں بہت سی دعائیں بیان ہوئی ہیں جو وباء، مصیبت، پریشانی وغیرہ ؤمیں پڑھنے والی بہترین حفاظتی دعائیں ہیں۔

"بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"[17]

"اللہ کے نام سے کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے"

---

[16] القشیری، الصحیح المسلم، کتاب السلام، باب لا عدوی، ولا طیرۃ، ولا ھامۃ، ولا صفر، ولا نوء، ولا غول، ولا یورد ممرض علی مصح، ح:5791۔
Al-Qashiri, Sahih Muslim, Kitab al-Salam, Chapter La-Adwi, Willa Tayrah, Willa Hama, Willa Safar, Willa Noo, Willa Ghul, Willa Yurd Mamrez Ali Masah, H:5791.

[17] السجستانی،أبو داود ،سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني ، سنن ابی داؤد،(المكتبة العصرية، صيدا-بیروت، عدد الأجزاء:4)، السنن ابی داؤد، باب: مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى، ح:3869
Al-Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Al-Asha'th Al-Sijistani, Sunan Abi Dawud, (Al-Maqabah al-Asriyah, Saida-Beirut, Number of parts: 4), Sunan Abi Dawood, Chapter: What does the Prophet say in the morning and in the evening, h:3869

"اللهم إني أعوذ بك من البَرَصِ، والجُنُونِ، والجُذَامِ، وَسَيِّئِ الأسْقَامِ"[18]

"یااللہ! میں تیری پناہ مانگتاہوں جنون، جذام، برص اور دسری (مہلک) بیماریوں سے۔"

"اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَأسِ، اشْفِ أنْتَ الشَّافِي،لاَ شَافِيَ إِلاَّ أنْتَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقماً"[19]

"اے اللہ! بیماری دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفاء عطاء فرما تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفاء نہیں ایسی شفادے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے"

سفری پابندی:

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں وباء کی صورت میں غیر ضروری سفر کرنے اور گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا گیاہے۔ حضور ﷺ نے سفر کو عذاب کا ٹکڑا اقرار دیاہے۔ لہٰذا خواہ مخواہ کا سفر پسندیدہ نہیں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَ ابَهُ وَنَوْمَهُ"[20]

"سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ آدمی کو اس کی نیند، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے پس جو شخص اپنا مقصد پورا کرلے تو اسے چاہئے کہ جلدی گھر واپس لوٹ آئے۔"

دنیا میں اس وقت کوروناوائرس پھیلنے کی بڑی وجہ نبی کریم ﷺ کی اس ہدایت کو نظر انداز کرنا ہے جب ہدایت نبویؐ یہ ہے کہ مرض سے متاثرہ علاقے سے کوئی شخص بھی مت نکلے تو آپ نے ہر شخص کے لئے اس کو ممنوع قرار دیا اور کسی وطن سے تعلق یا نظریہ سے وابستگی کی بناء پر لوگوں کو نکلنے سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ جبکہ دور حاضر میں ہر حکومت اپنے شہریوں کو متاثرہ علاقوں سے اکٹھا کر کے اپنے ممالک میں لانے کی فکر میں ہے۔ یہ وہ حکومتی ذمہ داری ہے جسے نیشنل ازم پر مبنی جدید ریاستی نظام اختیار کر رکھاہے۔ چنانچہ اسی بنا پر چین یا یورپ میں پھیلنے والا مرض پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ہوائی سفر کی آسانی کی وجہ سے تاریخ میں پہلی بار کوئی وباء اتنے بڑے پیمانے پر پھیلی ہے۔ پاکستان میں بھی سوا لاکھ پاکستانیوں کو دنیا بھر سے بین الاقوامی پروازوں

---

[18] ایضا، باب: باب في الاستعاذة، ح:1554 — Ibid, Chapter: Chapter 1554

[19] القشیری، الصحیح المسلم، باب: استحباب رقیۃ المریض، ح:5707 — Al-Qashiri, Sahih al-Muslim, Chapter: Istihab bi Ruqiyyah al-Mariz, H:5707

[20] القشیری، الصحیح المسلم، باب السفر قطعۃ من العذاب، ح:1927۔ — Al-Qashiri, Sahih al-Muslim, Chapter of Travel, Qutat Min al-Azab, H: 1927.

کے ذریعے واپس بلایا گیا ہے۔ شرعی تعلیمات کو نظر انداز کرنے والا یہی مادی رویہ اور مغربی نظریہ دنیا بھر میں اس وبائی مرض کو سب سے زیادہ پھیلانے کی حقیقی وجہ ہے۔[21] عصر حاضر میں سرحدوں کی بندش سے یہ ممکن ہے۔

ہاتھ چہرے اور ناک کی صفائی:

ہاتھوں، چہرے اور ناک کی صفائی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ عمومی طور پر صحت مند رہنے اور وبائی امراض سے بچنے کے لیے ناک کی صفائی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان ہی کے ذریعے وائرس جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں۔

منہ کی صفائی کے لیے مسواک کا اہتمام کرنا چاہیے۔ مسواک رسول اللہ ﷺ کی مستقل سنت ہے اور اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔ رسول اللہ ﷺ وضو کے علاوہ بھی کثرت سے مسواک فرماتے اور فرمایا: جبرئیل امین جب بھی آتے تو مجھے مسواک کا مشورہ دیتے اور مجھے خوف ہونے لگا کہ یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض کر دیا جائے گا اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسے اپنی امت پر لازم کر دیتا۔[22] درج بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سائنسدانوں کو بھی تحقیق کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

اجتماعی کھانے سے پرہیز:

اجتماعی کھانے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لوگوں میں کوئی مبتلا بہ شخص شریک ہو گیا تو سب لوگوں کے اس بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ کسی کا استعمال شدہ پانی پینے سے بھی گریز کرنا چاہیے یہ بھی وباء کے پھیلنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے ہر ایسی جگہ میں احتیاطی تدبیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جہاں سے جراثیم پھیلنے کا خطرہ ہو۔

عبادت گاہوں کے متعلق علماء کی آراء:

عبادت گاہوں کے متعلق پاکستانی علماء کونسل نے ایک مشترکہ فتویٰ جاری کیا کہ مسجد سے صفوں کو ہٹا دیا گیا اور ہر بندے کے درمیان 6 فٹ کا فیصلہ قائم کر دیا گیا اور تاکید کی گئی کہ جمعہ کے خطبے کو مختصر کر دیا جائے اور مسجد میں داخلہ کے لیے ضروری تھا کہ ہر شخص ماسک اور سینیٹائزر کا استعمال کرے۔ بزرگوں اور بیمار افراد کو گھر میں رہ کر ہی عبادت کرنی چاہیے اور گھروں سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ اور دوسروں سے معانقہ اور مصافحہ سے گریز

---

[21] مدنی، ڈاکٹر حسن، کرونا وائرس سے احتیاط اور احادیث ﷺ کی رہنمائی، (پبلیشرز، دار العلوم اسلامیہ جامعہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور) ص:17

Madani, Dr. Hasan, Precautions against Corona Virus and Guidance of Hadiths, (Publishers, Darul Uloom Islamia Jamia, Punjab University, Lahore) Pg: 17

[22] ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، السنن دار الرسالۃ العالمیہ الطبعۃ الاولیٰ (2009-1430 عدد الاجزء 5)، باب السواک، ح:289

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid, Al-Sunan Dar al-Risalat Al-Alamiya al-Taabat al-Awwali (2009-1430, Volume 5), Chapter Al-Sawak, H:289

کرتے ہوئے زبانی سلام پر اکتفا کرنا چاہیے۔[23] ویکسین کا استعمال ہر فرد کے لئے لازم قرار دیا گیا تھا کہ تا کہ کرونا کے پھیلاؤ کو کم کیا جاسکے۔ کروناوائرس سے بچاؤ کے لئے ماسک کا استعمال کرنا چاہیے تا کہ مبتلا بہ کے منہ سے سانس کے ذریعے نکلنے والے جراثیم دوسرے لوگوں میں منتقل نہ ہو جائے۔

وباء سے متاثر علاقوں میں آمدورفت کے بارے میں نبی ﷺ کی تعلیمات

رسول اللہ ﷺ نے امت کو ایسے علاقے میں جہاں یہ بیماری پہلے سے موجود ہو داخل ہونے سے روک دیا ہے اور آپ نے جہاں بیماری پھیل گئی ہو وہاں سے دوسرے ایسے علاقے میں جہاں یہ بیماری نہ ہو بھاگ کر جانے سے بھی روکا تا کہ غیر متاثر علاقے متاثر نہ ہوں، اس لیے کہ جن علاقوں میں بیماری پھیلی ہوئی ہے وہاں داخلہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ خود کو اس بلا کے سامنے پیش کر رہے ہیں جہاں موت اپنا منہ کھولے کھڑی خودکشی کے مترادف ہے، اور عقل وہوش شرع و دیانت کے بھی خلاف ہے بلکہ ایسی زمین اور علاقے میں داخل ہونے سے پرہیز کرنا اس احتیاط اور پرہیز میں شمار ہو گا، جس کا حکم اللہ پاک نے کیا ہے اور انسان کو اس رہنمائی کا پورا لحاظ رکھنا چاہیے ایسی جگہوں سے دور رہنا ایسی فضا اور آب وہوا سے بچنا چاہیے جہاں اس قسم کی موذی بلاؤں کا زور ہو۔

وباء زدہ علاقے سے نقل مکانی کی ممانعت:

آپ ﷺ نے ایسے علاقوں سے جہاں یہ وباء پھوٹ گئی ہو اس سے بھی نکل بھاگنے کو منع فرمایا اس کی غالباً دو وجوہ ہیں۔

i. پہلی وجہ یہ ہے کہ انسان کا تعلق ان مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کے ساتھ رہ کر باری تعالیٰ سے تعلق کی مضبوطی کو ظاہر کرنا، اللہ پھر بھروسہ کرنا، اللہ کے فیصلہ پر مستقل مزاجی سے قائم رہنا، اور تقدیر کے نوشتے پر راضی رہنا۔

ii. دوسری وجہ وہ ہے جسے تمام حذاق وماہرین طب نے یکساں بیان کیا اور سراہا کہ ہر وہ شخص جو وباء سے بچنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ اپنے بدن سے رطوبات فضلیہ کو نکال ڈالنے کی سعی کرے اور غذا کی مقدار کم کر دے اس لیے کہ ایسے موقع پر جب وباء کا زور ہے، جو رطوبات بھی پیدا

---

[23] عمر دراز ننگیانہ BBC اردو لاہور 19 مارچ 2020 Omar Daraz Naked BBC Urdu Lahore March 19, 2020

ہوں گی، وہ رطوبات فضلیہ میں تبدیل ہو جائیں گی، اس لیے کم سے کم غذا استعمال کریں کہ بدن کی ضرورت سے زیادہ رطوبت پیدا نہ ہونے پائے۔[24]

ہر ایسی تدبیر اختیار کرنا جس سے یہ رطوبات خشک ہو جائیں یا کم ہوتی رہیں ضروری ہے لیکن ریاضت و حمام کی اجازت نہیں اس سے اس زمانے میں سختی سے پرہیز کیا جائے، اس لیے کہ انسانی جسم میں ہر وقت فضولات ردیہ کسی نہ کسی مقدار میں موجود رہتی ہیں جن کا آدمی کو اندازہ نہیں ہوتا، اگر وہ ریاضت و حمام کرلیتا ہے، تو اس سے یہ فضولات ابھر جاتے ہیں اور پھر ابھار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کیموس جید کے ساتھ مل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے بڑی سے بڑی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، بلکہ طاعون کے پھیلنے کے وقت سکون اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اور اخلاط کی شورش کو روکنا ضروری ہے اور وباء کے پھوٹنے کے وقت وباء کے مقام سے نکلنا دور وراز مقام کا سفر کرنا سنگین قسم کی حرکات کا متا قاضی ہے، جو اصول مذکورہ کی روشنی میں سخت ضرر رساں ہوگا اور تعدیہ وباء کا بھی اندیشہ ہے اس لیے سفر نہ کرنا ہی عمدہ ہے اور مقام وباء سے صحت کے مقامات کو جانا مضر خلائق ہوگا، اس روشنی میں اطباء کے کلام کی تائید بھی ہوگی، اور رسول اللہ ﷺ کی طبی حکمت اور بالغ تدبیر پر بھی روشنی پڑگئی، اور اس ایک نہی سے قلب و بدن کی کتنی ہی بھلائیاں مقصود ہیں وہ بھی آئینہ ہو کر سامنے آئیں۔[25]

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا:

"لا تَخرُجُو افِراًرا مِنُه"[26]

سے آپ کے بیان کے مطابق معنی مراد لینے میں کیا مانع ہے، اس لیے کہ آپ کسی خاص عارض کی وجہ سے سفر کرنے اور ایسے مقام سے نکلنے سے نہیں روکتے میں کہتا ہوں کہ سوال یہ ہے کہ کیا کسی طبیب نے ایسے مواقع پر حرکت سے روکا، یہ کسی دانشور اور حکیم کی بات ہو سکتی ہے، کہ لوگ طاعون

---

[24] الجوزی، امام المحدث شمس الدین ابو عبداللہ ابن القیم، طبِ نبوی ﷺ، مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ اردو بازار لاہور، ص:62۔

Al-Jawzi, Imam al-Muhaddith Shamsuddin Abu Abdullah Ibn Al-Qayyim, Medicine of the Prophet ﷺ, Maktaba Khalil Yusuf Market, Urdu Bazaar, Lahore, p.: 62.

[25] کیموس خلاء یا کھانے کی وہ حالت ہے جو معدہ کے ہضم کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ لفظ یونانی ہے۔ ایضاً، بحوالہ الجوزی، ابن القیم، طب نبوی ﷺ، ص:57

Chemos is the space or condition of food that occurs after digestion in the stomach. The word is Greek. Also, according to al-Jawzi, Ibn al-Qayyim, Prophetic Medicine, p.57

[26] بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری الجامع الصحیح، باب ذکر بنی اسرائیل، ح:377

Bukhari, Muhammad bin Ismail al-Bukhari al-Jama'i al-Sahih, chapter on the mention of Bani Israel, H:377

پھیلنے کے وقت چلنا پھرنا اور دوسری حرکات قطعی بند کر دیں اور پتھر و پہاڑ کی طرح بس ایک جگہ جمع رہیں بلکہ ہدایت تو صرف اتنی ہے کہ ممکن حد تک حرکات سے روکا جائے اور جو آدمی کہ اس وباء سے بھاگ کر حرکت کرتا ہے اس کی حرکت تو کسی خاص ضرورت کے تحت نہیں ہے بلکہ صرف وباء سے فرار ہی مقصد بنا کر حرکت کرتا ہے، ایسے آدمی کے لیے جس پر اس وباء کا ہو اسوار ہو اس کے لیے راحت اور سکون ہی نافع ہے اس سے وہ توکل علی اللہ کا مظاہرہ کرتا ہے اور تقدیر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے مگر جو لوگ بلا حرکت اپنی معاش اور دوسری ضرورتوں کے محتاج ہوں، ان کے لیے تو یہ حکم نہیں ہے کہ وہ بھی سکون و راحت اختیار کریں جیسے کاریگروں کا طبقہ مسافر، مزدوروں کے گروہ خوانچہ فروشوں کی جماعت انکو تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تم قطعاً ادھر ادھر نہ کرو، نہ پھرو، نہ جاؤ، نہ کماؤ، ہاں ان کو روک دیا گیا ہے جن کو اس قسم کی کوئی ضرورت نہیں مثلاً محض وباء کے ڈر سے بھاگنے والوں کا سفر۔

وباء زدہ علاقے میں داخلہ کی ممانعت کی حکمتیں:

جن مقامات پر طاعون کی وباء پھوٹ چکی ہو وہاں داخلہ پر پابندی میں چند حکمتیں اور مصالح ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

i. پریشان کن اسباب سے دوری اور اذیت ناک صورت حال سے پرہیز۔

ii. جس عافیت سے معاش اور معاد دونوں کا گہرا رابطہ ہے اسے اختیار کرنا۔

iii. ایسی فضا میں سانس لینے سے بچاؤ جس میں عفونت گھر کر گئی ہو، اور جسکا ماحول فاسد ہو چکا ہو۔

iv. جو لوگ اس مرض کے شکار ہیں ان کی قربت سے روک لو، ان کے آس پاس پھرنے سے پرہیز کرو تاکہ ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان تندرست لوگوں کو بھی وہ مرض لاحق نہ ہو جائے۔

خود سنن ابوداؤد میں مرفوعاً روایت ہے: "فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ"[27]

"وبا میں گھسے رہنا ہلاکت ہے"۔

[27] أبو داود ،سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني ،سنن ابى داؤد،(المكتبة العصرية، صيدا - بيروت،عدد الأجزاء: 4)،كتاب:الطب باب:فى الطيرة، ح : 3923
Abu Dawud, Sulaiman bin Al-Asha'th al-Sijistani, Sunan Abi Dawud, (Al-Maqabah al-Asriyah, Saida-Beirut, No. of parts: 4), Book: Al-Tabb Bab: Fi al-Tairah, H: 3923

v. بدفالی اور تعدیہ سے بچاؤ اس لیے کہ لوگ ان دونوں سے متاثر ہوتے ہیں اس لیے کہ طیرہ تو اس کے لیے ہے، جو بدفالی پسند کرتا ہے۔

ورنہ اس ممانعت میں کہ ایسے علاقوں میں داخل نہ ہوں صرف اجتناب اور احتیاط مقصود ہے نیز برباد کن اسباب اور تباہی آور وجوہ سے بھی سابقہ رکھنے سے ممانعت ہے اور فرار سے روکنے میں توکل، تسلیم و رضا، تفویض، الٰہی سپاری اس طرح پہلی صورت میں تعلیم و تادیب ہے، دوسری میں تفویض و تسلیم مقصود ہے۔

صحابہ کرام کا وباء کے ایام کے دوران عمل:

صحیح بخاری میں ہے کہ فاروق اعظم شام کی ایک مہم پر روانہ ہوئے، جب آپ سرغ[28] کے ایک علاقے میں پہنچے تو ابو عبیدہؓ بن جراح اور ان کے ساتھی کی ملاقات ان سے ہوئی ان لوگوں نے اطلاع دی کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے اس خبر کو سن کر لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہوئیں کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہیے یا لوٹ جانا چاہیے، آپ نے ان حالات میں ابن عباسؓ سے فرمایا کہ مہاجرین اولین کے افراد جو شریک مہم ہیں بلا کر لائیے چنانچہ وہ ان کو بلا لائے آپ نے ان کے سامنے صورت حال مشورہ کے لیے رکھی وہ لوگ کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوئے، کسی نے کہا ہم ایک بڑی مہم پر نکلے ہیں اس لیے ہمیں اس مہم کو سر کیے بغیر واپس نہ جانا چاہیے، دوسروں کا مشورہ آیا کہ امت کے برگزیدہ اشخاص آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کو اس وبا میں ان کو بھیجنے کا مشورہ نہ دیں گے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا اچھا آپ لوگ جائیں پھر آپ نے انصار کو طلب فرمایا میں ان کو بلا کر لایا ان کے سامنے بھی بات رکھی ان کی روش بھی وہی رہی جو مہاجرین کی تھی، ان میں بھی اختلاف رہا۔ پھر آپ نے ان سے بھی مجلس سے چلے جانے کا حکم دیا پھر آپ نے مجھ سے کہا قریش کے وہ برگزیدہ جو فتح مکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ان کو بلائیے میں انہیں بلا لایا ان میں کوئی اختلاف کا شکار نہیں رہا انہوں نے عرض کیا بہتر یہ ہے کہ آپ واپس چلے جائیں اور ان برگزیدہ اصحاب کو وباء کی بھینٹ نہ چڑھائیں اس کے بعد حضرت فاروق اعظم نے اعلان فرمایا کہ ہم کو صبح واپس ہونا ہے، چنانچہ صبح کو سب واپس ہونے کے لیے آئے، تو حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح نے فرمایا امیر المؤمنین قضائے الٰہی سے گریز کر

---

[28] الجوزی، ابن القیم، طب نبوی ﷺ، ص:59 (سرغ حجاز سے متصل شام کے کنارے پر واقع ایک گاؤں کا نام ہے، مروۃ عین کے ضم اور کرۃ کے ساتھ منقول ہے اور اس وادی کا کنارہ اور حصہ مراد ہے)

Al-Jawzi, Ibn al-Qayyim, Medicine of the Prophet, p: 59 (Sargh is the name of a village located on the shore of Syria adjacent to the Hijaz, it is connected with Marwat Ain and Qarat, and it refers to the edge and part of this valley)

رہے ہیں آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے فرمایا کہ ایسی بات آپ کے شایاں شان نہیں آپ اس کے سوا کہہ سکتے ہیں ہاں یہی سمجھ لیں کہ ایک تقدیر الٰہی سے دوسری تقدیر کی جانب ہم بھاگ رہے ہیں۔ یہ تو روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ لوگ اپنے اونٹ لے کر کسی وادی میں اترتے ہیں۔ جس کے دو کنارے ہیں ایک شاداب دوسرا خشک اگر شاداب علاقے میں چرانے کا موقعہ ملا تو قضا الٰہی سے ہے اور اگر خشک علاقے میں چرنے کا موقع ملا تو یہ بھی تقدیر الٰہی کی بنیاد پر ہے اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تشریف لائے جو اپنی کسی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے اس موقع پر نہ تھے یہ ماجرا سن کر فرمایا کہ اس سلسلے میں میرے پاس واضح حکم ہے میں نے رسو اللہ ﷺ کو کہتے سنا۔

"إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا "[29]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہو تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت۔"

طاعونِ عمواس میں سیدنا ابو عبیدہؓ بن جراح، پھر سیدنا معاذؓ بن جبل عساکر کے سپہ سالار مقرر ہوئے، اور دونوں ہی اس وباء سے شہید ہو گئے۔ دونوں کے بعد سیدنا عمرو بن العاصؓ امیر مقرر ہوئے، تو لوگوں کو خطاب میں یہ ہدایت کی:

"اے لوگو! یہ بیماری جب سے آئی ہے، یہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی جارہی ہے۔ تم پہاڑوں پر چڑھ داخل ہو کر اس سے احتیاط کرو۔ جب یہ ہدایت سیدنا عمرؓ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو ناپسند نہ کیا۔"[30]

ان احادیث و آثار میں ایسے علاقے سے نکلنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے جہاں بڑے پیانے پر بیماری پھیل چکی ہو۔ ان احادیث کا تعلق احتیاط کے عملی رویے سے ہے کہ تقدیر پر انحصار کر بیٹھنے کی بجائے عملی طور پر بچاؤ کی کوشش بھی کرنا چاہیے اور عملی اسباب کو اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے۔ اور وباء زدہ علاقے میں موجود لوگوں کے نہ نکلنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جو لوگ وباء سے متاثر ہیں وہ اس کو باہر نہ پھیلائیں اور اندر متاثرہ مریضوں کا احتیاط کے ساتھ علاج کرنا بھی ممکن ہو سکے۔

---

[29] بخاری، الجامع الصحیح، باب مایذکر فی الطاعونِ، ح:5728
Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Chapter Ma Yazikr fi al-Ta'un, H: 5728

[30] مسند احمد بن حنبل: ج:3، ح:1698 ایضا فی طبری ارسل وللموک، ج:4، ص:62
Musnad Ahmad bin Hanbal: Volume: 3, H: 1698, also in Tabari Arsal Walmluq, Volume: 4, p.: 62

دنیا میں اس وقت کورونا وائرس پھیلنے کی بڑی وجہ نبی کریم ﷺ کی اس ہدایت کو نظر انداز کرنا ہے جب ہدایت نبویؐ یہ ہے کہ مرض سے متاثرہ علاقے سے کوئی شخص بھی مت نکلے تو آپ نے ہر شخص کے لئے اس کو ممنوع قرار دیا اور کسی وطن سے تعلق یا نظریہ سے وابستگی کی بناء پر لوگوں کو نکلنے سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ جبکہ دور حاضر میں ہر حکومت اپنے شہریوں کو متاثرہ علاقوں سے اکٹھا کر کے اپنے ممالک میں لانے کی فکر میں ہے۔ یہ وہ حکومتی ذمہ داری ہے جسے نیشنل ازم پر مبنی جدید ریاستی نظام ن اختیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر چین یا یورپ میں پھیلنے والا مرض پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ہوائی سفر کی آسانی کی وجہ سے تاریخ میں پہلی بار کوئی وباء اتنے بڑے پیمانے پر پھیلی ہے۔ پاکستان میں بھی سوا لاکھ پاکستانیوں کو دنیا بھر سے بین الاقوامی پروازوں کے ذریعے واپس بلایا گیا ہے۔ شرعی تعلیمات کو نظر انداز کرنے والا یہی مادی رویہ اور مغربی نظریہ دنیا بھر میں اس وبائی مرض کو سب سے زیادہ پھیلانے کی حقیقی وجہ ہے۔[31]

چونکہ متاثرہ علاقوں سے زیادہ نقل و حرکت کی بناء پر وبائی امراض میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے، اس لئے دنیا بھر میں کورونا کے مرض نے سب سے زیادہ یورپ میں تباہی پھیلائی ہے، اور یورپ دنیا کے انہی ممالک پر مشتمل ہے جہاں دنیا بھر کے مسافروں کی سب سے زیادہ آمد و رفت ہوتی ہے۔ یورپی ممالک مثلاً لندن، پیرس اور اٹلی وغیرہ بین الاقوامی مسافروں کے مرکزی پلیٹ فارم گڑھ (Hub) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی صورتحال امریکی شہر نیو یارک کی بھی ہے جہاں پورے امریکہ میں سب سے زیادہ وائرس پھیلا۔ جبکہ برصغیر کے ممالکن میں جہاں سیاحوں اور غیر ملکی شہریوں کی آمد و رفت کم ہے، وہاں یہ مرض بھی اتنا ہلاکت خیز ثابت نہیں ہوا۔

اس فرمان نبوی کے تناظر میں سعودی حکومت کا حرمین شریفین کو عالمی زائرین کے لیے محدود مدت تک بند کرنے کا انتظامی فیصلہ معقولیت رکھتا ہے، اور جب اُن کے لئے پابندی عائد ہوگئی تو پھر مختلف شہروں کے معترین کے لئے بھی آمد و رفت کو محدود کرنے میں کوئی مشکل نہ رہی تاکہ عالمی سطح پر وطنی امتیاز کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اسی بنا پر سعودی حکومت نے اس سال حج میں بھی غیر ملکی حاجیوں کو روک کر، ملک میں موجود مختلف ممالک کے شہریوں کو حج کرنے کی ہی اجازت دی۔[32]

---

31 مدنی، ڈاکٹر حسن، کرونا وائرس سے احتیاط اور احادیث ﷺ کی رہنمائی، (پبلیشرز، دارالعلوم اسلامیہ جامعہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور) ص:17

Madani, Dr. Hasan, Precautions against Corona Virus and Guidance of Hadiths, (Publishers, Darul Uloom Islamia Jamia, Punjab University, Lahore) Pg: 17

32 حج و عمرہ کے حوالے سے سعودی حکومت کا دنیا بھر کے متاثرہ شہروں سے زائرین کی آمد و رفت کو حدیث نبوی کی بنا پر مطلقاً روک دینا اور رمضان المبارک و دیگر اوقات میں حرمین شریفین اور اہم مساجد میں عبادات کو محدود کرتے ہوئے کلی موقوف نہ کرنا احتیاط کا تقاضا ہے۔

نتائج مقالہ:

- جس طرح مذہب دیگر معاملاتِ زندگی میں راہنمائی فراہم کرتا ہے اسی طرح امراض کے سلسلے میں بھی ایسی تعلیمات کی وضاحت کرتا ہے جن کو اختیار کر کے ان امراض سے بچاؤ ممکن ہے۔
- وبائی امراض کے ضمن میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس لیے زیر مطالعہ تینوں مذاہب نے اپنے اپنے انداز میں احتیاطی تدابیر کے سلسلے میں ہدایات دی ہیں۔
- مسیحیت مذہب میں حضرت عیسیٰؑ کی مسیحائی اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ آپ نے وبائی امراض سے اپنی قوم کو شفاء دی اور عیسائی مشنریوں نے آپ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے طبی ادارے قائم کیے نیز نرس کا تصور بھی مسیحیت کی تاریخ سے ملتا ہے۔

سامی ادیان کے تقابل سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی قوتِ مدافعت صحت بخش غذا کے ذریعہ ہی ممکن ہے نیز طہارت انسان کو وبائی امراض سے بچاؤ میں مدد گار ثابت ہوتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنثَى بِالأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاء إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (البقرہ :178)

” اے ایمان والو! تم پر فرض کر دیا گیا کہ قصاص قائم کرو قتل ہو جانے والوں کے معاملہ میں آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ہاں اگر معاف ہو جائے اُس کے لیے اُس کے بھائی کی طرف سے تھوڑی بہت تو قبول کرو دستور کے مطابق اور جو کچھ ادا کرنا ہو اُسے نیکی سمجھتے ہوئے کرے، یہ تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے اس کے بعد بھی اگر کسی نے زیادتی کی تو اُس کے لیے دردناک عذاب ہے“

With regard to Hajj and Umrah, the Saudi government should absolutely stop the movement of pilgrims from the affected cities around the world on the basis of the Prophetic hadith, and should not completely stop worshipping in the Haram Sharifs and important mosques during Ramadan and other times. It is required.